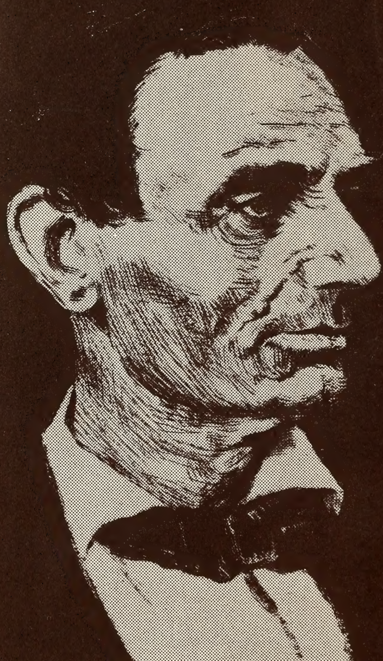


ابراہام لنکن
عوام کا محبوب رہنما

URDU



لنکن ابتدائی مہم جو نو آباد کاروں کے ایک کنبہ میں پیدا ہوئے

۱۲ فروری ۱۸۰۹ء کو جب ابراہام لنکن کنٹکی میں لکڑی کے بنے ہوئے ایک چھوٹے سے کمرہ میں پیدا ہوئے تو امریکہ کو ایک آزاد مملکت کی حیثیت سے وجود میں آئے زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا اور ابھی اس کی سرحدیں پھیل ہی رہی تھیں۔ مہم جو، نو آباد کار مغرب کی سمت بڑھ رہے تھے اور وہاں آباد ہو کر ایک نئی قوم کی تشکیل میں مصروف تھے۔ وہ نئی نئی زمینوں اور نئے نئے مواقع کی تلاش میں تھے۔ ان ہی لوگوں میں ٹامس لنکن بھی شامل تھے جو اپنے کنبہ کو کنٹکی کی پہاڑیوں سے پہلے تو انڈیانا لے گئے اور پھر ایلی نوائے منتقل ہو گئے۔ اسطرح وہ مملکت کی نئی سرحد تک پہنچ گئے۔ وہاں اس زمانہ میں ہر طرف جنگل ہی جنگل تھے اور دُور دُور تک آبادی کا نام و نشان تک نہ تھا۔ بے شمار چرندے اور پرندے پائے جاتے تھے اور جنگلوں کو کاٹ کر کھیتی باڑی کے لئے زمین کو ہموار کرنا پڑتا تھا۔

لنکن کی ماں نینسی ہینکس کے لئے یہ زندگی بہت پر مشقت ثابت ہوئی۔ وہ ایک شفیق ماں تھیں اور روحانیت کی طرف بہت زیادہ مائل تھیں۔ وہ بہت زیادہ قوی الجثہ نہیں تھیں۔ انھوں نے اس وقت انتقال کیا جب ان کے لڑکے کی عمر نو سال تھی۔

نوعمر لنکن کھیتی باڑی کا کام کرتے، کئی کئی گھنٹے جنگل صاف کرتے، ہل چلاتے، بیج بوتے اور لکڑیاں چیر کر کھیتوں کے گرد باڑھ کھڑی کرتے۔ اس محنت شاقہ کی وجہ سے ان کے دست و بازو بہت طاقتور ہو گئے تھے۔

انھوں نے مدرسہ میں باضابطہ طور پر بہت کم تعلیم پائی تھی۔ ان کے اسکول میں تعلیم پانے کی مدت مجموعی طور پر ایک سال سے بھی کم تھی۔ لیکن وہ علم کے جویا تھے اور دن بھر محنت و مشقت کرنے کے بعد وہ رات کے وقت کتابوں کا مطالعہ کیا کرتے تھے۔ وہ لکڑی کے تختوں پر ریاضی کے سوال حل کرتے اور پھر ان کو کھرچ کر دوبارہ لکھنے کے لئے چکنا کر لیتے۔ وہ اپنے پڑوسیوں سے کتابیں مستعار لے کر پڑھتے۔ انھوں نے بعد میں اپنے ایک دوست سے کہا تھا کہ "پچاس میل کے دائرہ میں جہاں کہیں بھی مجھکو کسی کتاب کی خبر ملتی میں اس کو لا کر پڑھتا۔" ان کی سوتیلی ماں، اور باپ ان کے اس شوق کی ہمت افزائی کرتے۔

لڑکے کی حیثیت سے وہ ملک کی سرحد کے ساتھ ساتھ بڑھتے رہے



انیس سال کی عمر میں سرحدی علاقہ میں رہنے والے اس نوجوان کے خیالات دوسرے علاقوں کی جانب مبذول ہوگئے۔ ابراہام لنکن ایک کشتی پر دریائے مسی سپی میں اٹھارہ سو میل کا سفر طے کرکے نیو آرلینز پہنچے۔ وہاں سے ایلی نوائے واپس آنے کے بعد وہ اپنے مزرع کو چھوڑ کر نیو سیلم چلے گئے جہاں وہ مختلف کام کرکے اپنی روزی کماتے رہے۔ وہاں انھوں نے پیمائش کا کام بھی کیا اور ایک دکان بھی چلائی لیکن اس دوران میں وہ برابر قانون کا مطالعہ کرتے رہے۔ جب اس دکان کے ایک حصہ دار کا دیوالہ نکل گیا تو لنکن نے اس کا تمام قرضہ اپنے سر لے لیا جسے وہ انجام کار پندرہ سال میں جا کر ادا کر پائے۔

وہ ہمیشہ اپنے ساتھیوں میں مقبول رہے۔ چنانچہ جب دشمن ریڈ انڈین باشندوں سے لڑنے کے لئے ایک مقامی فوج بنائی گئی تو انھیں اس کا سردار منتخب کیا گیا۔ وہ بہت اچھے داستان گو تھے اور عام مباحثوں میں بہت نمایاں رہتے تھے۔ ان کے دوستوں نے ان پر زور ڈالا کہ وہ کوئی سرکاری عہدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

انھوں نے لوگوں میں اپنا راستہ بنانا سیکھا





وہ ایک قائد بن گئے، انھیں ریاستی حکومت میں عوام کی نمائندگی کرنے کے لئے منتخب کیا گیا۔

۲۳ سال کی عمر میں وہ ریاستی مجلس مقننہ کے لئے امید وار کھڑے ہوئے لیکن انتخاب ہار گئے۔ ۱۸۳۴ء کے اگلے انتخابات میں انھوں نے پھر کوشش کی اور کامیاب رہے۔ اس کے بعد جب وہ ریاست کے صدر مقام جانے لگے تو وہ اتنے مفلس تھے کہ انھیں ایک گھوڑا مستعار لے کر وہاں تک جانا پڑا، ان کا تمام مال و متاع زین سے بندھے ہوئے دو تھیلوں میں تھا۔ انھیں اپنے ایک دوست کے مکان پر قیام کرنا پڑا تھا۔ جب ان کی حالت بہتر ہوئی تو انھوں نے میری ٹاڈ سے شادی کرلی جس سے ان کے چار لڑکے ہوئے ان میں سے ایک لڑکا بڑا ہو کر فوت ہوا۔

مقننہ میں ان کی طاقت اور فہم میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور وہ تحریر اور تقریر کے ماہر بن گئے۔ انھیں مقننہ میں اپنی جماعت کا قائد منتخب کر لیا گیا۔ ان کی یہ جماعت اقلیت میں تھی۔ اس تجربہ نے ان کے اس یقین کو اور بھی مستحکم بنا دیا کہ جمہوریت کی بنیاد عوام کے اجتماعی فہم پر ہونی چاہئے۔

لنکن مقننہ میں چار مرتبہ منتخب ہوئے لیکن اس کے بعد انھوں نے اپنی بڑھتی ہوئی وکالت کو سنبھالنے کے لئے مقننہ سے علیٰحدگی اختیار کرلی۔ اِس پیشہ میں لنکن نے اپنے حیرت انگیز حافظ، غور و فکر کی صلاحیت اور مسئلہ کی تہ تک پہنچ جانے کی وجہ سے ایسی مقبولیت حاصِل کی کہ ان کی ذہانت، دیانت اور جذبۂ ہمدردی کی شہرت ہوگئی۔

انھوں نے اس عرصہ میں روزمرّہ کے واقعات سے بھی دلچسپی قائم رکھی۔ ایک مقرر کی حیثیت سے وہ ہر جگہ طلب کئے جاتے تھے ان کے واضح خیالات اور طنزیہ جملوں نے کثیر تعداد میں ان کے مدّاح پیدا کردیئے۔ اس زمانہ میں وکلا اور جج، مقدموں کی سماعت اور ان کو فیصل کرنے کے لئے گھوڑے پر سوار ہوکر ایک جگہ سے دُوسری جگہ جاتے تھے۔ لنکن بھی یہی کرتے تھے۔ اس طرح سفر کے دوران ان کو حق اور انصاف کے موضوع پر غور و فکر کرنے اور ایک ایسے سیاسی فلسفے کو مرتب کرنے کا موقع ملا جس کے اثرات بڑے دُوررس ثابت ہوئے۔

دیہاتی وکیل کی حیثیت سے لنکن کے پاس غور و خوض کرنے کا کافی وقت تھا





غلامی کے دور میں انسانوں کو املاک سمجھا جاتا تھا

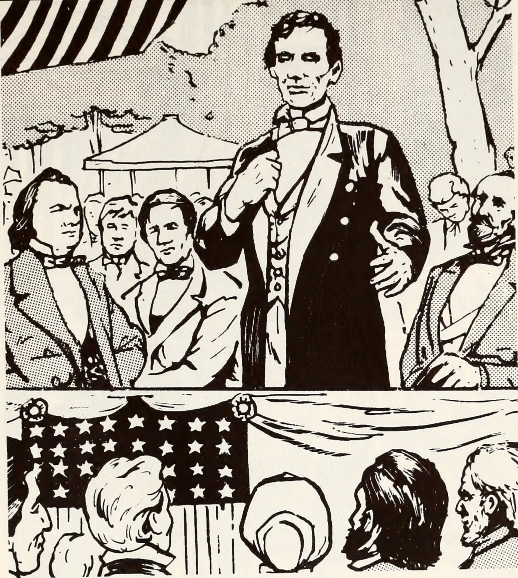
وہ جن باتوں پر غور کرتے تھے ان میں ایک غلامی کا مسئلہ تھا۔ سو سال پہلے کے امریکہ کے نصف علاقہ میں غلام رکھنے کا رواج تھا اور نصف میں نہیں۔ نیگرو باشندوں کی کثیر تعداد کی بدولت جنوبی ریاستہائے متحدہ امریکہ کی زرعی اقتصادیات کے لئے سستے مزدور فراہم ہوتے تھے۔ یہ وہ قوم تھی جسے ابتدا میں غلاموں کے یورپی تاجر امریکہ لائے تھے جبکہ وہ یورپ کی نوآبادی تھی۔

غلامی کے اس رواج نے امریکہ میں ایک بڑا مشکل مسئلہ پیدا کر دیا۔ غلامی امریکہ کے اعلان آزادی اور آئین کی روح کے خلاف تھی۔ لیکن اس کے باوجود جنوبی ریاستوں کے زمیندار ان غلاموں کو ایک ایسی جائیداد سمجھتے تھے جو جائز طور پر حاصل کی گئی ہو۔ لنکن نے اس مسئلہ پر عرصہ تک پوری توجہ سے غور کرنے کے بعد فیصلہ کیا کہ: "اگر غلامی بری چیز نہیں ہے تو پھر کوئی چیز بری نہیں۔" چنانچہ انھوں نے اس تحریک کی حمایت شروع کر دی جس کا مقصد یہ تھا کہ غلام رکھنے کے طریقہ کو ریاستہائے متحدہ کے ان علاقوں میں رواج پانے سے روکا جائے جن میں ابھی اس کا رواج نہیں ہوا تھا



واشنگٹن میں پہلی مرتبہ، لنکن نے کانگریس کے رُکن کی حیثیت سے کام کیا

جب یہ معلوم ہوا کہ حالات نے ایسی شکل اختیار کرلی ہے کہ اب نئے مغربی علاقوں میں بھی غلامی کا رواج ہو جائے گا تو لنکن نے دوبارہ سیاست میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا۔ انھوں نے کانگریس کی رکنیت کے مقابلہ میں حصہ لیا اور کامیاب ہو گئے۔ کانگریس کے رکن کی حیثیت سے انھوں نے ایک بل پیش کیا جس میں ضلع کولمبیا میں غلامی کے خاتمے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اگرچہ یہ بل منظور نہ ہو سکا لیکن اسی قسم کا ایک اور بل چند سال بعد منظور کر لیا گیا۔



انھوں نے اپنے نظریات آزمائش کے لئے
سیاسی پلیٹ فارم پر پیش کئے
اُن کا نعرہ تھا: مساوی حقوق اور آزاد ملک

کانگریس میں پہلی مرتبہ انتخاب میں کامیاب ہونے کے بعد وہ دوبارہ انتخاب میں کھڑے نہیں ہوئے اور پھر وکالت شروع کردی۔ بعد میں انھوں نے ریپلکن پارٹی کے نام سے ایک نئی سیاسی جماعت قائم کرنے کے کام میں حصہ لیا۔ ۱۸۵۸ء میں وہ اس پارٹی کی طرف سے الی نوائے کے علاقہ سے سنات کے لئے بحیثیت امیدوار کھڑے کئے گئے۔ دوسری سیاسی جماعت ڈیمو کریٹک پارٹی نے مقابلہ پر اسٹیفن ڈگلس کو نامزد کیا۔ ان دونوں امیدواروں کے درمیان ریاست ایلی نوائے میں سات مباحثے ہوئے۔ ان مباحثوں کی وجہ سے غلامی کا مسئلہ واضح طور پر ملک کا ایک اہم ترین مسئلہ بن گیا۔

لنکن اور ڈگلس کا مباحثہ



جن شہروں میں مُباحثے ہوتے وہاں لوگ تمام ریاستوں اور آس پاس کے علاقوں سے آکر جمع ہو جاتے۔

ڈگلس کی دلیل یہ تھی کہ نئے علاقوں کے لوگوں کو اس کا حق حاصل ہونا چاہیئے کہ وہ غلامی کے طریقے کو رواج دینے کی چاہے تائید کریں چاہے مخالفت۔ لنکن کی دلیل یہ تھی کہ ایک انسان کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ دُوسرے انسان کا آقا بنے۔ غلامی بُری چیز ہے اور بتدریج اسے ختم کر دینا چاہیئے نہ یہ کہ اسکو مزید وسعت دی جائے۔ انھوں نے جنوبی ریاستوں کے غلاموں کے مالکوں سے ہمدردی کا اظہار کیا لیکن ساتھ ہی اس پر زور دیا کہ کوئی ایسا طریقہ معلوم کرنا چاہیئے جس کے ذریعہ ان لوگوں کے نقصان کی تلافی کر دی جائے۔

ان مباحثوں نے قوم کے ضمیر کو ایک مرتبہ ہلا ڈالا اور ابراہام لنکن کو مشہُور کر دیا۔ مباحثوں کے سِلسلہ کے خاتمہ کے بعد جب رائے شماری ہوئی تو ڈگلس کو معمُولی اکثریت سے کامیابی ہوئی۔ لیکن لنکن کو جلد ہی اس سے زیادہ بڑا اعزاز حاصِل ہونے والا تھا۔ وہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سولہویں صدر منتخب کئے گئے۔

۴ مارچ ۱۸۶۱ء کو ابراہام لنکن صدر امریکہ کی حیثیت سے افتتاحی تقریر کرنے کے لئے کیپٹال گئے جو اس وقت آدھا بن چکا تھا۔ لنکن اپنے پرانے رقیب ڈگلس کو شکست دے کر کامیاب ہوئے تھے تاکہ ایک نازک زمانہ میں قوم کی رہنمائی کریں۔

غلامی کے مسئلہ کی وجہ سے لوگوں میں بڑی تلخی پیدا ہو چکی تھی۔ انتہا پسندوں کا دور دورہ تھا اور جذبات نے معقولیت کو مغلوب کر لیا تھا۔ شمالی اور جنوبی ریاستوں میں عرصے سے جس افتراق کا خطرہ تھا وہ شروع ہو چکا تھا۔ جنوب کی سات ریاستوں نے یونین سے علیحدہ ہو کر اپنا ایک علیحدہ "اتحاد" قائم کر لیا تھا۔ جلد ہی ان میں چار ریاستیں اور شامل ہو گئیں۔ لنکن نے ان ریاستوں سے کہا کہ وہ اپنے فیصلہ پر ایک بار پھر نظر ڈالیں۔ انھوں نے کہا کہ "خانہ جنگی کا اہم مسئلہ آپ کے ہاتھ میں ہے نہ کہ میرے ہاتھ میں۔"

ملک کے صدر منتخب ہونے پر انھیں ایک ناخواندہ جنگ کے افسوسناک مرحلہ سے گزرنا پڑا۔





اگرچہ جنگ بہت شدید تھی لیکن وہ برابر اخلاقی طور پر قیادت کرتے رہے۔

لیکن خانہ جنگی ہو کر رہی۔ لنکن جن کو انسانیت سے اس قدر محبت تھی ان سے قوم کی رہنمائی کرنے کو کہا گیا تاکہ وہ چار سال کی مسلسل جنگ کی تباہ کاریوں کا مقابلہ کریں۔

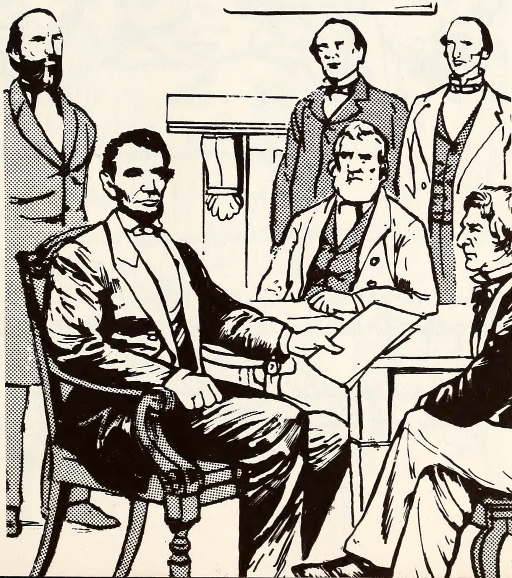
جنگ کے شروع میں شمالی علاقہ کی ریاستوں کے پاس اگرچہ وسائل مقابلتاً زیادہ تھے تاہم انھیں صحیح فوجی رہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے پے در پے شکستوں سے دوچار ہونا پڑا۔ اگرچہ شمالی فوجوں نے مغربی ریاستوں کے ایک حصہ کو باقی حصوں سے منقطع کر دیا تھا تاہم جنوبی فوجیں شمالی علاقہ میں بڑی تعداد میں گھس آئی تھیں۔

واشنگٹن میں صدر کو مشکل مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ انھیں ایک ایسے فوجی کمانڈر کی تلاش تھی جو کامیابی کے ساتھ فوج کی قیادت کر سکے۔ اس کے علاوہ شمالی علاقہ کے مسئلہ کو وہ سیاسی رنگ نہیں دینا چاہتے تھے۔ وہ یہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ جنوبی علاقے سے انتقام لیا جائے۔ وہ جمہوری حکومت کے اصولوں کو بھی برقرار رکھنا چاہتے تھے۔

لنکن کا سب سے بڑا مقصد یونین کے وجود کو قائم رکھنا تھا۔ ان کا دوسرا بڑا مقصد غلاموں کو آزاد کرانا تھا جس کا تصور ان کے ذہن میں ۱۸۶۲ء تک پختہ ہو چکا تھا۔

وہ اس بات پر راضی تھے کہ غلاموں کو بتدریج آزادی ملے۔ لیکن جنوبی ریاستیں اس منصوبہ کو تسلیم کرنے پر تیار نہیں تھیں۔ یکم جنوری ۱۸۶۳ء کو لنکن نے امریکی تاریخ کی ایک عظیم دستاویز پر دستخط کر دیئے۔ یہ دستاویز "اعلانِ نجات" کے نام سے موسوم ہے۔ اس اعلان سے جنوبی ریاستوں کے غلام آزاد ہو گئے اور اس طرح انہوں نے اس جنگ کو ایک نئے اخلاقی معنی پہنا دیئے۔ اور اس طرح آزادی کے لئے انسانی جدوجہد میں ایک نیا سنگِ میل قائم کر دیا۔ اس کے بعد امریکی دستور میں ترمیم کی گئی اور اس ترمیم کی رو سے امریکہ بھر میں غلامی کو ہمیشہ کے لئے ممنوع قرار دے دیا گیا۔ لنکن کو اُمید تھی کہ غلاموں کے مالکوں کو اس کا معاوضہ دیا جائیگا۔

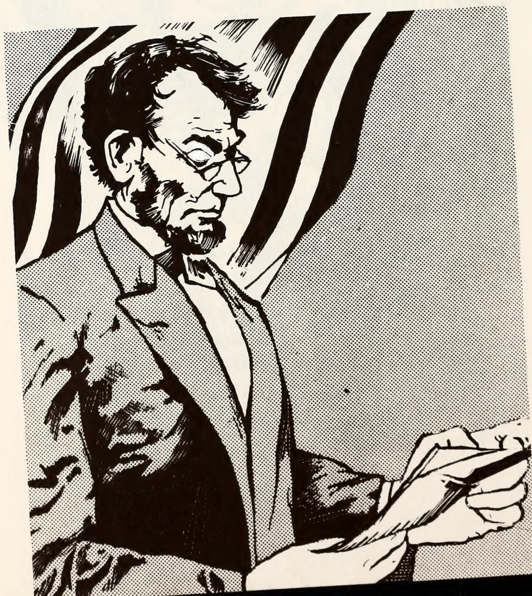
جنگ کے درمیان —— اعلانِ نجات

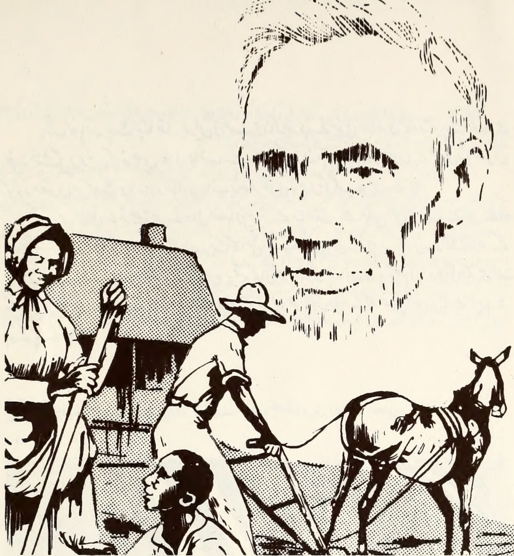


جنگ کا پانسہ پلٹ چکا تھا۔ یونین کی بحری ناکہ بندی نے جنوبی علاقہ کی تجارت بہت گھٹادی تھی۔ خشکی پر یونین کی فوجیں مغربی جانب سے ساحل کی طرف بڑھیں اور انہوں نے جنوبی ریاستوں کو دو حصّوں میں کاٹ دیا۔ اور شمال کی جانب بڑھ کر جنوبی فوجوں کو گھیرے میں لے لیا۔

لنکن اس لڑائی کے بڑھتے ہوئے جانی نقصان پر بڑے متاسف تھے۔ لیکن اسی تاسف نے ان سے وہ الفاظ کہلوائے جو تمام قوموں کے لئے جمہوریت کا اعلیٰ نصب العین بن گئے ہیں۔ انہوں نے ۱۸۶۳ء کے موسمِ خزاں میں گیٹسبرگ (پنسلوانیا) کے مقام پر یہ قسم کھائی کہ "خدا کی مہربانی سے یہ قوم آزادی کی ایک نئی نعمت سے مالا مال ہوگی اور عوام کے فائدہ کے لئے عوام کے ذریعہ عوام کی حکومت کا اصول اس دنیا سے ناپید نہ ہونے پائے گا۔"

پُر از انکار ماحول کے درمیان ——— ایک جمہوری نصب العین





انجام کار امن قائم ہوا اور تعمیر شروع ہوئی

انجام کار ۱۸۶۵ء میں جنگ سے تباہ شدہ سرزمین پر پھر امن قائم ہوا - اور ملک ایک بار پھر متحد ہوگیا - صدر نے تعمیر کا ایک فیاضانہ منصوبہ بنایا تاکہ یونین میں واپس آنے والی ریاستوں کو فوراً داخلی خود مختاری دے دی جائے، ان سب لوگوں کو معاف کر دیا جائے جو یونین سے وفاداری کا حلف اٹھائیں، نیگرو باشندوں کی مدد کی جائے تاکہ وہ اپنے آپ کو نئے حالات کے مطابق بنا سکیں اور جنوب کو مدد دی جائے تاکہ وہ معاشی طور پر اپنے پیروں پر کھڑا ہو سکے۔

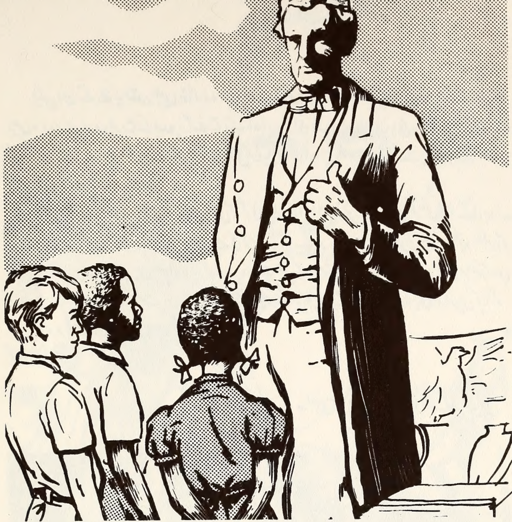
لنکن نے اپنے دوسرے دورِ صدارت کی افتتاحی تقریر میں وہ اُصول بیان کئے جن کی رہنمائی میں وہ کام کرنے والے تھے۔ یہ اصول حسبِ ذیل تھے : "کسی کے خلاف حسد اور کینہ نہیں رکھا جائے - ہر ایک کے ساتھ فراخدلی کا برتاؤ کیا جائے . . . . ہمیں ملک کے زخموں کے اندمال کی کوشش کرنی چاہیئے . . . . اور اپنے درمیان اور دوسرے سب ملکوں کے مابین منصفانہ اور دیرپا امن قائم کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔"

لیکن ان کے لئے یہ مقدر نہیں تھا کہ وہ اپنے اس تصور کو حقیقت کا جامہ پہنتے ہوئے دیکھنے کے لئے زندہ رہیں۔ دوسری بار صدارت کے عہدہ پر آنے کے ایک ماہ اور لڑائی بند ہونے کے صرف پانچ دن بعد انہیں جنوب کے ایک انتہا پسند نے واشنگٹن کے ایک تھیٹر میں قتل کر دیا جہاں وہ اپنی خصوصی نشست پر بیٹھے ہوئے تھے جس پر امریکی جھنڈے لٹک رہے تھے۔

تمام نظریں اسٹیج کی جانب لگی ہوئی تھیں کہ گولی چلنے کی آواز ہوئی۔ صدر اپنی کرسی پر آگے کی جانب لڑھک گئے۔ قاتل بھاگا لیکن گرفتاری سے بچنے کی کوشش کرتے ہوئے موت کی آغوش میں چلا گیا۔ لنکن کو تھیٹر کے سامنے ایک مکان میں پہنچا دیا گیا جہاں وہ رات بھر بے ہوش پڑے رہے اور پوری قوم افسوس کرتی رہی۔ اگلی صبح کو وہ ہوش میں آئے بغیر انتقال کر گئے۔ کابینہ کے ایک رکن نے ہلکی آواز میں کہا کہ "اب وہ ماضی کا ایک جزو بن گئے ہیں۔"

"اب وہ ماضی کا ایک جزو بن گئے ہیں"





ابراهام لنکن ــــــ عوام کے نمائندے

ابراہام لنکن کے متعلق لکھا گیا ہے کہ لنکن " بالکل عام آدمیوں ہی کے سے تھے البتہ وہ کچھ زیادہ طویل القامت ہو گئے تھے ۔" وہ عوام میں سے تھے ، انسانی مسائل کو بخوبی سمجھتے تھے اور ان کے مصائب میں ان سے ہمدردی کرتے تھے ۔ یہ اصول ان کی گھٹی میں پڑا ہوا تھا کہ ہر انسان خدا کی نظر میں برابر پیدا ہوا ہے اور اسے اپنی قسمت بنانے کا مساوی موقعہ ملنا چاہیئے ۔

رواداری پر ان کا عقیدہ ، جمہوری طریقوں پر ان کا یقین اور حق کے لئے جنگ کرنے پر ان کی آمادگی امریکی باشندوں کو نسلاً بعد نسلٍ عمل پر اُکساتی رہی ہے ۔ انسانی فطرت کی نیکی پر ان کا بھروسہ امریکی عقائد کی بُنیاد ہے ۔ لنکن کی داستان پر نظر ڈالنا ایک قوم کی روح کو پہچاننے اور اس کی نبض پر ہاتھ رکھنے کے مترادف ہے ۔

شائع کردہ: شعبۂ اطلاعات ریاستہائے متحدہ امریکہ

9-7921